36805- مکمل پردہ نہ کرنے والی بہنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے ؟

سوال

میں جوان ہوں اورالحمدللہ اللہ تعالی نے مجھے تقریبا چارہ ماہ سے ہدایت ،مجھے بہت حیرانگی ہوتی ہے کہ لوگ بہت ساری بدعات اورغلط کاموں میں پڑے ہوئے ہیں، اس لیے میں مسلسل آپ کی اس ویب سائٹ کی سرچ کرتا رہتا ہوں.

اس کے بعدجناب مولانا صاحب گزارش ہے کہ میں ایسے خاندان کا فردہوں الحمدللہ جس کے سب افراد نمازی ہیں، میری (چودہ اور سولہ برس) کی دو بہنیں ہیں، وہ مکمل پردہ نہیں کرتیں بلکہ صرف سر پر اسکارف اوڑھتی ہیں، اورجب میں انہیں پردہ کے متعلق قائل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو میری والدہ راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہیں، حالانکہ وہ خود مکمل پردہ کرتی ہیں، مجھے کہتی ہیں : جب یہ دونوں بڑی ہوجائینگی تو مکمل پردہ اور برقع پہن لینگی.

لیکن میں قرآن مجید کے احکام پر عمل کرتے ہوئے کہ والدین کا احترام کرنا چاہیے خاموشی اختیار کرلیتا ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ :

1– کیا میں خاموشی اختیار کروں حتی کہ بہنیں بڑی ہوجائیں ؟

2– کیا میں اپنے والدین کی مخالفت کرتے ہوئے انکی نافرمانی کروں اور بہنوں کو پردہ کرنے پر مجبور کروں، خاص کر میرے والدین اس وقت اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے ایمان اورہدایت میں زیادتی فرمائے، اور ہمیں اور آپ کواپنے دین پر ثابت قدم رکھے.

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی بہنوں کو پردہ کرنے کی نصیحت کرتے رہیں، اورا پنے والدین کو بھی اللہ تعالی کے احکام کا التزام کرنے کی نصیحت کرتے رہیں، لیکن یہ سب بڑی نرمی اور شفقت کے ساتھ ہو، اوراس سلسلہ میں آپ کچھ کیسٹ اور کتابوں وغیرہ سے معاونت حاصل کریں جن میں پردہ کے حکم کی وضاحت کی گئی ہو، جس کے متعلق اللہ تعالی نے درج ذیل آیت میں حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

{اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اوراپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی

چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہوجایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے} الاحزاب (59).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

(جب عرب عورتوں کی عادت میں چھچھورا
پن شامل تھا، اور وہ لونڈیوں کی طرح اپنے چہرے ننگا رکھا کرتی تھیں، جو کہ مردوں کو ان عورتوں کی جانب دیکھنے کا سبب تھا، اور ان کے متعلق سوچ پیدا ہوتی تھی، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کو حکم دیں کہ جب وہ اپنی ضروریات کے لیے باہر نکلیں تو اپنے اوپر اوڑھنیاں اور چادریں اوڑھ لیا کریں.

اور لیٹرین اور بیت الخلا بنائے جانے
سے قبل عورتیں صحراء اور کھلی جگہ میں قضائے حاجت کرنے کے لیے جایا کرتی تھیں، تو اس طرح پردہ کرنے سے آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے درمیان فرق واضح ہوجائے، پردہ کی بنا پر آزاد عورتیں پہچانی جائیں، تو کنوارے اور نوجوانو لڑکوں کی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ رہیں.

پردہ نازل ہونے سے قبل مومنوں کی
کوئی عورت کسی ضرورت کے لیے باہر نکلتی تو کسی فاجر کی چھیڑ چھاڑ کا شکار ہوجاتی وہ یہ خیال کرتا کہ یہ لونڈی ہے، تو جب وہ عورت اسے جھڑکتی تو وہ چلا جاتا، چنانچہ صحابہ کرام نے اس کی شکایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو اس کے باعث یہ آیت نازل ہوئی، حسن وغیرہ نے بھی اس جیسی کلام کہی ہے) انتہی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
11774) کے جواب کا
مطالعہ کریں.

اور بعض لوگ جو یہ ہانکتے پھرتے ہیں
کہ نوجوان لڑکیوں کے لیے پردہ یا عبایا تو شادی کے بعد لازم ہے پہلے نہیں، یا پھر تعلیم مکمل کرنے کے بعد یا اس طرح کی اور باتیں کرتے ہیں، اس کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ ہر بالغ لڑکی کو اس شرعی حکم پر عمل کرنا لازمی ہے، چاہے اس کی عمر بارہ برس ہو یا اٹھارہ برس لیکن شرط بلوغت کی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (20475) کے جواب کا مطالعہ کریں، کیونکہ یہ بہت اہم ہے.

ماں اورباپ کو بھی یہ علم میں رکھنا چاہیے کہ انہیں اپنی اولاد کے متعلق اللہ تعالی کو جواب دینا ہے، کیونکہ یہ انکی رعایا میں شامل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم نافرمانی نہیں کرتے، اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں} التحریم (6).

اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

"تم سب ذمہ دار ہو، اور تم سب سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس ہوگی، حکمران ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائیگا، اور آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

"بلاشبہ اللہ تعالی ہر ذمہ دار کو اس کی رعایا کے متعلق سوال کریگا، آیا اس نے انکی حفاظت کی یا کہ انہیں ضائع کر دیا؟ حتی کہ آدمی کو اس کے اہل وعیال کے بارہ میں بھی سوال کیا جائیگا"

اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے غایۃ المرام حدیث نمبر (271) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.